سرپرستی اعلیحضرت عظیم البرکتہ شیخ المشائخ جناب مولانا حافظ حاجی سید پیر جماعت علیشاہ صاحب محمد شاہ علی پوری دام ظلہ

قال اللہ تبارک تعالیٰ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

جلد — نمبر

احناف اہلسنت و جماعت کا مذہبی اخلاقی ماہوار رسالہ

مظہر حق

بابت جمادی الاولی سنہ ۱۳۵۴ھ

ایڈیٹر و پبلشر

ابو الاسد قادری بریلوی

دفتر رسالہ مظہر حق امرتسر سے شائع ہوا

شرح قیمت

والیان ریاست سے سالانہ عہ؍ رؤسا و جاگیرداران سے سالانہ عہ؍

عام خریداران سے سالانہ ؏ ممبران انجمن تبلیغ الاحناف و طلبہ سے سالانہ عہ؍

فی پرچہ ا؍

ریاض ہند پریس امرتسر میں سلطان احمد خان پرنٹر کے اہتمام سے چھپا

رسالہ "مظہر حق" امرتسر کے مقاصد و قواعد

مقاصد:- (۱) دین اسلام کی غیر مسلم اقوام کو دعوت دینا۔ (۲) اہلسنت و جماعت خصوصاً حضرات احناف کی حمایت کرنا (۳) فرق باطلہ موجودہ کے اعتراضات کا مہذب پیرایہ میں جواب دینا (۴) گورنمنٹ اور رعایا کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد:- قیمت یا تو بذریعہ منی آرڈر پیشتر آنی چاہیئے۔ یا وی۔ پی طلب فرمائیں (۲) جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ روانہ کریں (۳) بوقت خریداری سابقہ رسالے بشرط موجودگی عند الطلب ارسال کئے جاسکتے ہیں (۴) جو مضامین عقائد و فقہ حنفی کے محقق و مفتی بہ ہونگے۔ وہ درج کئے جائینگے اور بلا عوض (۵) مضامین مرسلہ نہایت صاف اور خوشخط ہونا چاہئیں۔ ورنہ اشاعت سے مجبوری ہوگی ؎

نوٹ:- وقتی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم ٹریکٹ شائع کرتے رہتے ہیں جن معاونین کو وہ ٹریکٹ لینے ہوں وہ چار آنہ کے ٹکٹ اور ارسال فرماویں۔ اور نئے خریدار صاحبان بجائے ۱۲؍ کے ۱۴؍ ارسال فرماویں ؎

حضرات اہلسنت! اور حضرات علماء کرام!

چونکہ اس رسالہ کا مقصود صرف تبلیغ مذہب حق ہے۔ اسلئے تمام مسلمانوں کو اس رسالہ کی خریداری لازمی ہے۔ علمائے کرام اپنے بیش بہا دینی مضامین سے رسالہ کو زینت بخشیں۔ امرتسر ایک ایسا مقام ہے۔ جو اہلحدیث، اہلقرآن۔ قادیانی دیوبندی، شیعہ تمام مذاہب کا مرکز ہے۔ ایسے مقام سے اہلسنت و جماعت کے کسی رسالہ یا اخبار کے شائع ہونیکی اہمیت کا آپ خود اندازہ فرما سکتے ہیں۔ لہٰذا اس کے دوام و بقا کے ذمہ دار عالم اسباب میں آپ ہی حضرات ہیں۔ رسالہ کی اشاعت بالفعل ماہوار ہے۔ اگر آپ کی عنائتوں نے دستگیری کی تو پندرہ روزہ یا ہفتہ وار کردیا جائیگا آئندہ اشاعتوں میں بالالتزام تفسیر القرآن، شرح احادیث، مسائل اعتقادیہ، مسائل فقیہہ سے رسالہ کو زینت دی جائے گی۔ صاحب استطاعت حضرات رسالہ کی سالانہ قیمت سے زائد جو رقم بطور امداد عنائت فرماوینگے وہ بشکریہ قبول کی جائیگی۔ اور ایسے حضرات رسالہ کے خاص معاون اور سرپرست شمار کئے جائیں گے۔

(جملہ خط و کتابت و ترسیل زر اس پتہ پر ہونی چاہیئے)

ابوالاسد عبدالحفیظ مدیر و مالک رسالہ "مظہر حق" امرتسر

نعت

(از حضرت عظیم البرکۃ جناب مولانا حافظ حکیم حاجی محمد عبدالمجید صاحب قادری صدر مدرس مدرسہ منظر حق ٹانڈہ)

انکی انگشت کا پھر اک جو اشارہ ہو جائے
پھر دوبارہ یہ ہی مہتاب دوپارہ ہو جائے

لطف آمیز اشارا جو تمہارا ہو جائے
دین و دُنیا کا ہر اک کام ہمارا ہو جائے

خواب میں گر تری صورت کا نظارہ ہو جائے
بالیقیں حشر میں جنت کا سہارا ہو جائے

جنت اچھی ہی بہت خوب ہے لیکن یارو
فرقتِ کوئے نبی کیسے گوارا ہو جائے

چاند سی صورتِ زیبا جو نظر آئے کبھی
اوج پر پھر تو مقدر کا ستارا ہو جائے

بے تمہارے ہوئے اللہ کا نہ ہوگا ہرگز
جسکو ہونا ہو خدا کا وہ تمہارا ہو جائے

بادلوں کی ابھی گھنگھور گھٹائیں اُٹھیں
اُنکی زلفوں کا اگر ایک اشارا ہو جائے

تیرا خادم جو ہو مخدوم جہاں بن جائے
تیرا تابع جو ہو اللہ کا پیارا ہو جائے

پنج تن پاک کے صدقے میں الٰہی میرا
رنج و غم درد و الم دُکھ سے کنارا ہو جائے

پیچ قسمت کے نکل جائیں کوئی خم نہ رہے
انکی ابرو کا اگر ایک اشارا ہو جائے

بوئے گیسوئے محمدؐ[۱] کا جو مضموں بندھ جائے
پھر تو شعروں کی زمیں عنبر سارا ہو جائے

۱؎ صلی اللہ علیہ وسلم

دردِ دل اور اُس کا علاج

(از جناب مولانا مولوی محمد عبد اللطیف صاحب قادری برادر خورد حضرت مولانا ابو الآمد ظلہ ایڈیٹر رسالہ)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحابہ المتبعین لدینہ القویم

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ۔ اللھم صلی علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم

دردِ دل کر مجھے عطا یا رب ‏ ‏ ‏ دے مرے درد کی دوا یا رب

مرجھائے ہوئے چمن بارش سے شاداب ہوں۔ سوکھی ہوئی نہریں پانی سے سیراب ہوں۔ بیقرار طوطی سرو سے چین پائے۔ بلبل نالاں کو گل سے قرار ہو۔ دیدۂ پروانہ روئے شمع سے ٹھنڈک پائے۔ ایمانی روحوں کو کس سے چین آئے۔ اسلامی جانوں کو کس سے سرور ہو۔ عرفانی قلوب کس سے سکون پائیں۔ ایمان کی تڑپ رکھنے والے جگر کیونکر مطمئن ہوں۔ آنکھیں کس کے دیدار سے ٹھنڈی ہوں۔

وہ ہماری جانوں کو سکون دینے والا۔ ہماری بے چین روحوں کو اطمینان بخشنے والا وہ ہمارے دردِ دل کا علاج کرنے والا۔ ہم کو دلاسا دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ او اپنے محبوب کو تلاش کرنے والو مضطرب و پریشان نہ ہو اس مرض کے علاج کے واسطے دربدر مارے مارے نہ پھرو۔ تمہارے روحوں کی تسلی تمہارے جانوں کی تشفی تمہارے دلوں کے سکون۔ ہمارے پیارے ہمارے محبوب دونوں عالم کے تاجدار ہماری ذات وصفات کے مظہر ہماری تجلیات کے منظر ذکر اللہ جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ولنعم ما قیل

اک ترے رخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی ‏ ‏ ‏ انس کا انس اسی سے ہے جان کی وہی جان ہے

ہر آن ہر لحظہ ان کی یاد ضرور رہے۔ کاشانہ دل انہیں کے جلووں سے آباد رہے۔ سر میں انہیں کا سودا ہو۔ دل انہیں پہ شیدا ہو۔ جگر انہیں کیلئے لرزاں رہے۔ سینہ انہیں کی الفت میں تپاں رہے۔ خاموش ہوں تو اُن کے تصوّر سے شادمانی ہو لب وا ہوں۔ تو ان کی مدح خوانی ہو۔ کان سنیں تو انہیں کی گفتگو ہو۔ آنکھیں دیکھیں تو انہیں کا جلوہ روبرو ہو۔

دیکھو اُس مدنی تاجدار کے عاشق صادق امام الائمہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ دربار رسالت میں نذر عقیدت کس محبت اور درد بھرے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔

یا مالکی کن شافعی فی فاقتی ✦ انی فقیر فی الوری لغناکا

بک لی قلیب مغرم یاسیدی ✦ وحشاشۃ محشوۃ بھواکا

اے میرے سردار مرا دل آپ پر شیفتہ ہے ✦ اور میری جان آپ کی محبت سے بھری ہوئی ہے

واذا سکتت ففیک صمتی کلہ ✦ واذا نطقت فمادحا علیاکا

میں جب خاموش ہوتا ہوں تو آپ کے تصور میں ✦ اور جب بولتا ہوں تو آپ ہی مدح کرتا ہوں

واذا سمعت فعنک قولا طیبا ✦ واذا نظرت فما اری الا کا

اور جب سنتا ہوں تو آپ ہی کی حدیث ✦ اور جب دیکھتا ہوں تو آپ کو دیکھتا ہوں

نہیں سر کہ سجدہ کناں نہ ہو نہ زباں کہ زمزمہ خواں نہو ✦ نہ وہ دل کہ اُسپہ تپاں نہو نہ وہ سینہ جسکو قرار ہے

وہی آنکھ انکا جو منہ تکے وہی لب کہ محو ہو نعت کے ✦ وہی سر جو انکے لئے جھکے وہی دل جو اُنپہ نثار ہے

یہ کسی کا حسن ہی جلوہ گر کہ تپاں ہیں خوبوں کے دل جگر ✦ نہیں چاک جیب گل و سحر کہ قمر بھی سینہ فگار ہے

امام مجاہد تابعی رضی اللہ عنہ جو فن قرأت و تفسیر میں امام ہیں۔ علم حدیث میں حجت ہیں۔ آیہ کریمہ۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ بذکر اللہ ای بمحمد صلے اللہ علیہ وسلم، یعنی آیہ کریمہ میں ذکر اللہ سے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کریمہ مراد ہے۔ علامہ ابن عطار رحمۃ اللہ علیہ ورفعنا لک ذکرک کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ کہ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکرک ذکرنی، اے پیارے میں نے تمہاری ذات تمہاری وجود تمہارے سرتا پاکو اپنا ذکر بنایا۔ پس تمہاری یاد کرنے والا ہماری یاد کرنے والا ہے۔ خلاصہ یہ ہی۔ کہ تم ذکر اللہ ہو۔ تمہیں دلوں کے چین تمہیں جانوں کی تسکین ہو

آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سیراب

سچے سورج عجب اچھا ہے اوجالا تیرا

حقیقت بھی یہی ہے۔ جسکو دیکھو حضور کا شیدا۔ بلال اُسی گل رسالت پہ قربان سلمان اسی شمع نبوت پر نثار۔ صدیق و فاروق اُنہیں کے پروانے ذوالنورین و حیدر اُنہیں کے جلوؤں کے طالب اسلام کا جذبہ رکھنے والی ہر ہستی ان پر فدا اور کیوں نہو

الابذکر اللہ تطمئن القلوب دلوں کے چین یہی تو ہیں۔

حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا۔ کیف کان حبکم لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ حضور کو کسقدر چاہتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ کہ ایک پیاسے کو ٹھنڈا پانی پیکر جسقدر تسکین ہوتی ہے۔ اس سے کہیں زیادہ ہماری آنکھیں شربت دیدار سے ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ بذکر اللہ تطمئن القلوب

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ رات کو سیر فرماتے ہوئے ایک دروازے پر پہنچے تو دیکھا۔ ایک بوڑھیا اپنے کسی شغل میں مشغول ہے۔ اور اپنے تڑپتے ہوئے دل کو حضور کی یاد سے تسکین دے رہی ہے۔ اور کہتی جاتی ہے۔

محمد سید الابرار　　صلی علیہ الطیبون الاخیار

ھل تجمعنی وحبیبی الدار

حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے اس شوق کا عالم دیکھ کر خود بے چین ہو گئے۔ اور زار زار رونے لگے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے عاشق زار اپنے درد کو حضور کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ کہ جب دل میں تڑپ اٹھتی ہے۔ دربار میں حاضر ہو کر دیدار پر انوار سے تسلی پاتا ہوں۔ جب حضور جنت کو زینت دیں گے۔ اور خدا جانے میرا کہاں ٹھکانا ہوگا۔ یہ کلمات کچھ ایسے حسرت بھرے ہوئے لہجے میں ادا کئے۔ کہ دریائے رحمت جوش میں آیا۔ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین　الآیۃ۔ حضور نے اس اپنے چاہنے والے سچی محبت کے نباہنے والے کو بلایا۔ اور فرمایا۔ گھبراؤ نہیں۔ من احبنی کان معی فی الجنۃ۔ جو ہمیں چاہیگا۔ ہمارے ہی ساتھ جنت میں رہے گا۔ حضرت ثوبان جب اس خبر فرحت اثر کو سنتے ہیں۔ دل کو چین آتا ہے جان کو تسکین ہوتی ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

روح البیان میں ہے۔ کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے تو ایک ستون مسجد سے ٹیک لگا لیتے جب ممبر تیار ہوا۔ آپ اس پر رونق افروز ہوئے اس ستون نے حضور کی جدائی سے رونا شروع کیا۔ کہ تمام اہل مسجد نے سنا۔

فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتنقہا فسکنت۔ حضور ممبر سے اُتر کر ستون کے پاس تشریف لائے۔ اور اُسے اپنے سینہ سے لگا لیا۔ ستون کو تسکین و طمینان حاصل ہوا۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

حضرات دلوں کی تسکین تو درکنار ہماری حیات و زندگی اُنہیں کے قدموں سے وابستہ۔ وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم فرماتے ہیں۔ ہو صلے اللہ علیہ وسلم روح الاکوان وحیاتہا۔ سرکار دو عالم تمام عالم کی جان ہیں۔ اُنہیں سے جہان کی زندگی ہے۔ قد اتفقت کلمۃ اولیاء اللہ علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم سر اللہ الممتد فی الارواح بنسیمہا وتنسمہا الحیاۃ (الاستمداد) اولیاء اللہ کا اسپر اجماع ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام روحوں میں اللہ کے سر ہیں۔ کہ جس سے ان کو حیات و زندگی ہے۔

دنیا تو دنیا بلکہ قیامت کے دن بھی وہی کام آئیں گے۔ اُنہیں کی سایہ عاطفت میں پناہ ملیگی۔ انہیں کے سبب مصیبتیں ٹلیں گی۔ وہی پلصراط سے پار فرماویں گے۔ وہی جنت میں داخل کرائیں گے۔ انہیں کے کرم سے یہاں بھی چین پایا وہاں بھی چین پائیں گے۔

خدائی بھر انہیں ہاتھوں کو دیکھتی ہوگی ✦ زمانہ بھر انہیں قدموں پہ لوٹتا ہوگا
بنی ہے دم میں دہائی ہے تاج والیکی ✦ یہ غل یہ شور یہ ہنگامہ جابجا ہوگا
کہیں گے اور نبی اذھبوا الی غیری ✦ میرے حضور کے لب پر انا لھا ہوگا
دعائے امت بدکار ورد لب ہوگی ✦ خدا کے سامنے سجدہ میں سر جھکا ہوگا
غلام انکی عنایت سے چین میں ہونگے ✦ عدو حضور کا آفت میں مبتلا ہوگا

میں ان کے در کا بھکاری ہوں فضل مولیٰ سے
حسن فقیر کا جنت میں بسترا ہوگا

اے میرے رب رؤف ورحیم ہم پر کرم فرما۔ رحمتوں کی بارش کر اپنے نبی کی یاد کریں۔ ان کی یاد ہماری دلوں کو تازگی بخشے۔ ان کے دیدار سے آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے۔ یارسول اللہ نظر کرم فرمائیں۔ اپنے غلاموں کی فریاد سنیں۔

نگاہ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں + لئے ہوئے یہ دل بیقرار ہم بھی ہیں
ہمارے دست تمنا کی لاج بھی رکھنا + تیرے فقیر دل میں اک شہریار ہم بھی ہیں

کاش مرتے دم ہی وہ کرم فرمائیں۔ تو دنیا کی ساری کلفتیں آن واحد میں مٹ جائیں ان کا دیدار زندگی دنیا کے لئے خاتمہ ہو۔ حیات آخرت کا فاتحہ ہو۔

مجھے نزع چین بخشے مجھے موت زندگی دے + وہ اگر میرے سرہانے دم احتضار آئیں
مجھے کیا الم ہو غم کا مجھے کیا ہو غم الم کا + جو علاج غم الم کو میرے غمگسار آئیں

اللھم تقبل دعائی واعطر جائی بوسیلۃ حبیبک النبی المکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

اگر آپ مذہب حق اہلسنت وجماعت سے واقف ہونا چاہتے ہیں تو

رسالہ مظہر حق ضرور ملاحظہ فرماویں

اس سے پہلے دو رسالے تبلیغ الاحناف اور ایک رسالہ بنام مظہر حق کل تین نمبر شائع ہو چکے ہیں نمبر اول میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے متعلق احادیث کریمہ سے ثبوت پیش کیا گیا ہے اور رسالہ سبیل الرشاد مصنفہ جناب مولوی بہاؤ الحق صاحب امرتسری کا نہائت عمدہ پیرایہ میں محققانہ جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۱ ار

نمبر دوم میں مجلس میلاد شریف کا مع تمام لوازمات کے قرآن وحدیث واقوال علماء سے ثبوت دیا ہے اور آنحضرت کے علم غیب کے ثبوت میں آٹھ آیتیں مع عبارات تفاسیر پیش کی گئی ہیں۔ قیمت ۲ ار

نمبر سوم میں اولیاء کرام سے استمداد کا جواز محققانہ فلسفیانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ اور سرکار بغداد رضی اللہ عنہ کے فضائل ذکر کئے گئے ہیں۔ اور آیات اثبات علم غیب اور آیات نفی میں تطابق کی بہتر صورتیں تحریر کی گئی ہیں۔ قیمت ۲ ار

ہمیں رسالہ مظہر حق اور مختلف ٹریکٹوں کیلئے ہر جگہ حنفی سنی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو مذہبی تبلیغ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ باقاعدہ حسب ضرورت ہم سے بذریعہ خط وکتابت ایجنسی کے متعلق فیصلہ کر سکتے ہیں۔

جو صاحب ثروت مذہبی تبلیغ کو مدنظر رکھتے ہوئے رسالہ کی مالی امداد فرمادینگے۔ اس کام پر خرچ کی جاوے گی۔ اور انکی طرف سے ٹریکٹ اور رسالہ غرباء کو مفت تقسیم کر دیئے جائیں گے۔

خط وکتابت وترسیل زر وطلب رسالہ وٹریکٹ اس پتہ پر ہونا چاہیئے

ابو الاسد عبد الحفیظ قادری مالک وایڈیٹر رسالہ مظہر حق امرتسر

علمِ غیب اور قرآن پاک

سلسلہ کیلئے رسالہ ربیع الاوّل و ربیع الآخر دونوں ملاحظہ فرماویں

اہلسنت وجماعت کے اس مسئلہ میں دو دعوے تھے۔ دعوی اول یہ تھا کہ مولیٰ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو علم غیب عطا فرمایا۔ الحمد للہ تعالےٰ وتقدس۔ کہ قرآن پاک کی صاف صریح بلا تاویل بغیر ایر پھیر متعدد آیات سے یہ دعویٰ ثابت ہو گیا۔ اور اسی سلسلہ میں اُن آیات کی تشریح بھی ہوگئی جن سے بظاہر مخلوق سے نفی علم غیب سمجھی جاتی تھی۔ اور دونوں قسم کی آیتوں آیات نفی وآیات اثبات میں کوتاہ بین نظروں کے سامنے جو تضاد نظر آتا تھا۔ وہ بھی رفع ہوگیا۔ کہ آیات نفی میں مخلوق سے علم ذاتی اور علم جمیع معلومات الٰہیہ غیر متناہیہ کی نفی ہے۔ اور آیات اثبات میں مخلوق کے لئے علم غیب عطائی اور بعض علم غیب کا ثبوت ہے۔ فاندفع التضاد من البین وحصل الجمع بین الآیتین وانحل الاشکال الذی یوردہ اکثراولہا بیتہ بفضل اللہ رب المشرقین والمغربین

دعویٰ دوم یہ تھا۔ کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک مطلع علی الغیوب منزہ عن النقائص والعیوب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا۔ شرق تا غرب۔ عرش تا فرش انہیں دکھایا ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا۔ روز اول سے آخر تک کا سب ماکان ومایکون انہیں بتایا۔ اشیاء مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ علم حضور ان سب کو محیط ہوا۔ نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر وکبیر ہر رطب ویابس کو جدا جدا جان لیا والحمد للہ تعالیٰ حمداً کثیرا

اب اس دعویٰ دوم کے تمام اجزا کو قرآن پاک ہی کی آیتوں سے ثابت کروں

ثبوت دعویٰ دوم از آیاتِ قرآن

آیت اولی۔ ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شئی۔ اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا۔ تمام موجودات کے روشن بیان فرمادینے کو۔

آیت ثانیہ۔ ماکان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شئی۔ قرآن بناوٹ کی بات نہیں۔ بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق اور جملہ موجودات کی تفصیل ہے۔ ابن سراقہ کتاب الاعجاز میں امام ابوبکر بن مجاہد سے راوی قال مامن شئی فی العالم الاوہو فی کتاب اللہ تعالیٰ تمام عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں۔ جو قرآن میں نہ ہو۔

آیت ثالثہ۔ مافرطنا فی الکتب من شئی ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی۔ امام شعرانی طبقات کبریٰ میں حضرت سیدی ابراہیم دسوقی رحمتہ اللہ علیہ سے ناقل کہ فرماتے ہیں۔ لو فتح الحق تعالیٰ عن قلوبکم اقفال السدد لاطلعتم علی مافی القران من العلوم واستغنیتم عن النظر فی سواہ فان فیہ جمیع مارقم فی صفحات الوجود قال تعالیٰ مافرطنا فی الکتب من شئی۔ اگر حق تعالیٰ تمہارے دلوں کے قفل کھول دے۔ تو قرآن میں جو علوم ہیں تمہیں نظر آئیں۔ اور پھر اس کے سوا کسی چیز کو دیکھنے کی حاجت نہ رہے۔ کیونکہ تمام صفحات وجود میں جو کچھ مرقوم ہے۔ یعنی جملہ موجودات عالم سب کا بیان قرآن عظیم میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مافرطنا فی الکتب من شئی

جب قرآن مجید ہر شئے کا بیان ہے۔ اور بیان بھی کیسا روشن اور روشن بھی کیسا مفصل اور اہلسنت کے مذہب میں ہر شئے ہر موجود کو کہتے ہیں۔ تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطہ میں داخل ہوئے۔ اور تمام موجودات میں مکتوبات لوح محفوظ بھی ہیں۔ تو ثابت ہوا کہ قرآن کریم لوح محفوظ کے جمیع مکتوبات کو محیط ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تفصیل الکتب لاریب فیہ یہ قرآن کریم لوح محفوظ کی تفصیل ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں تفسیر جلالین میں ہے۔ تفصیل الکتاب تبیین ماکتبہ اللہ تعالیٰ من الاحکام وغیرھا جمل میں ہے ای فی اللوح المحفوظ اللہ تعالیٰ نے احکام وغیر احکام جو کچھ لوح محفوظ میں لکھا ہے۔ ان سب کا بیان قرآن عظیم میں ہے۔ اب یہ بھی قرآن عظیم سے پوچھ لیجئے۔ کہ لوح محفوظ میں کیا لکھا ہے۔

(۱) وکل صغیر وکبیر مستطر۔ ہر چھوٹی بڑی چیز سب کچھ لکھی ہوئی

مدارک شریف میں ہے۔ من الاعمال ومن کل ما ھو کائن مسطر مسطور فی اللوح المحفوظ لوح محفوظ میں تمام اعمال اور جو کچھ ہونے والا ہے سب لکھا ہوا ہے۔

(۲) وکل شئی احصینٰہ فی امام مبین انوار التنزیل میں ہے۔ یعنی اللوح المحفوظ ہر چیز ہم نے لوح محفوظ میں جمع کر دی ہے۔

(۳) ولا حبۃ فی ظلمت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک۔ مگر یہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ معالم التنزیل میں اس آیت کے تحت میں ہے یعنی ان الکل فی اللوح المحفوظ سب کچھ لوح محفوظ میں ہے۔ روح البیان میں ہے قال الحدادی الرطب والیابس عبارۃ عن جمیع الاشیاء التی تکون فی السموات والارض لانھا لا تخلو من احدی ھاتین الصفتین۔ تر و خشک سے مراد تمام وہ چیزیں ہیں۔ جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ کیونکہ کوئی چیز ان دو وصفوں سے خارج نہیں۔ فتح البیان میں ہے۔ قال القنوجی وقد شمل وصف الرطوبۃ والیبوسۃ جمیع الموجودات فلا وجہ لتخصیصھما بنوع دون نوع وصف رطوبت ویبوست جمیع موجودات عالم کو شامل ہے۔ الہذا لوح محفوظ سب کو محیط) تخصیص کی کوئی وجہ نہیں۔

ثابت ہوا۔ کہ عالم کا ذرہ ذرہ موجودات کا ہر چھوٹا بڑا کائنات کا ہر رطب ویابس لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ اور جو کچھ لوح محفوظ میں ہے۔ اُس سب کی تفصیل قرآن میں ہے۔ اور قرآن کریم کے تمام علوم مولیٰ تعالیٰ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم فرمائے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ علم القرآن رحمٰن نے اپنی فضل و رحمت سے سرکار دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن سکھایا۔ تو بحمد اللہ تعالیٰ کیسی نص صریح قطعی سے روشن ہوا۔ کہ ہمارے حضور صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام موجودات۔ جملہ ماکان ومایکون الے یوم القیمۃ جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا۔ اور شرق و غرب سما وارض عرش و فرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ وللہ الحجۃ السامیہ الحمد للہ کہ اسی نذر سے حضور کے علم کے متعلق اہلسنت وجماعت کا دعوے

دوم باحسن وجوہ ثابت ہو لیا مزید تائید کیلئے اور چند آیتیں لکھ دوں۔ تاکہ منکر متعصب کو مجال انکار ہی باقی نہ رہے

آیت رابعہ۔ خلق الانسان علمہ البیان۔ معالم التنزیل میں ہے۔ قال ابن کیسان خلق الانسان یعنی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علمہ البیان یعنی بیان ماکان وما سیکون۔ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے انسان یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور سکھایا ان کو بیان ماکان وما یکون کا

آیت خامسہ۔ ما انت بنعمۃ ربک بمجنون۔ تفسیر روح البیان میں ہے بمستور عما کان من الازل وما سیکون الی الابد لان الجن ہو الستر بل انت عالم بما کان خبیر بما سیکون۔ یعنی رب عزوجل اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے۔ کہ روز اول سے جو کچھ ہوا۔ اور روز آخر تک جو کچھ ہوگا۔ تمہارے رب کے فضل سے تم پر کچھ پوشیدہ نہیں۔ تم تمام ماکان و ما یکون کے عالم ہو۔

آیت سادسہ۔ وکذالک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض اور اسی طرح ہم ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام آسمانوں اور زمین کی سلطنت دکھاتے ہیں۔ علامہ بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں امام مجاہد تابعی سے راوی فرجت لہ السموات السبع فنظر الی ما فیھن حتی انتہی بصرہ الی العرش وفرجت لہ الارضون السبع فنظر الی ما فیھن۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے ساتوں آسمان کھول دیئے گئے۔ تو کچھ ان میں ہے سب ملاحظہ فرمایا۔ یہاں تک کہ ان کی نگاہ عرش پر جا کر ٹھہری۔ اور ساتوں زمینیں کھول دیں۔ کہ جو کچھ ان میں ہے۔ سب دیکھ لیا۔

علامہ سدی کبیر حضرت عبداللہ ابن عباس سے یہ ٹکڑا اور زائد روایت فرماتے ہیں۔ حتی نظر الی الصخرۃ التی علیھا الارضون زمین دیکھنے میں یہاں تک نظر پہنچی۔ کہ اس چٹان کو دیکھا۔ کہ جس پر زمینیں قائم ہیں۔

یہ امر مسلم ہے۔ کہ حضور اعلم المخلوقات ہیں۔ اور علوم اولین وآخرین کے عالم ہیں۔ تو لازم ہوا۔ کہ جب یہ علوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہیں۔ لامحالہ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم ناظر و عالم ملکوت السموات والارض ہوئے۔

آیت سابعہ ۔ وعلم ادم الاسماء کلہا روح البیان میں ہے وعلمہ احوالہا وما یتعلق بہا من المنافع الدینیۃ والدنیویۃ وعلم اسماء الملٰئکۃ واسماء ذریتہ کلھم واسماء الحیوانات والجمادات وصنعۃ کل شئی واسماء المدن والقری واسماء الطیر والشجر وما یکون وکل نسمۃ یخلقہا واسماء المطعومات والمشروبات وکل نعیم فی الجنۃ واسماء کل شئی حتی القصعۃ والقصیحۃ وحتی الجنۃ والمحلب تمام چیزوں کے احوال اور ان کے منافع دینی ودنیوی کی تعلیم فرمائی۔ فرشتوں کے نام سکھائے۔ تمام اولاد کے نام بتائے اور تمام حیوانوں کے اور تمام جمادات کے اور ہر چیز کی صنعت اور شہروں اور دیہاتوں کے اور پرندوں کے اور درختوں کے اور جو کچھ قیامت تک چیزیں ہونگی۔ اور ہر جان جسکو قیامت تک پیدا فرمائیگا۔ اور کھانے پینے کی چیزوں کے اور جنت کی ہر نعمت کے اور ہر چیز کے یہاں تک کہ پیالہ اور پیالی اور ڈہال اور محلب سب چیزوں کے نام حضرت آدم علیہ السلام کو تعلیم فرمائے۔ (اس آیت کی مفصل تفسیر مطلوب ہو۔ تو مسئلہ علم غیب ٹریکٹ نمبر ۲ ملاحظہ فرمائیے)

جب حضرت آدم علیہ السلام کے جو خلیفہ ہیں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ علوم کثیرہ وافرہ ہیں۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو سردار ہیں تمام انبیاء کے یہ علوم ضرور ہیں۔ حضرت شیخ اکبر سید المکاشفین محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں۔ اول نائب کان لہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلیفتہ ادم علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب سے پہلے نائب اور خلیفہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

علامہ خفاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔ انہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق من لدن ادم علیہ السلام الی قیام الساعۃ فعرفھم کلھم کما علم ادم الاسماء اللہ عزوجل کی جتنی مخلوق ہے۔ آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک (وہ مخلوق عرشی ہو یا فرشی

حیوانات ہوں نباتات ہوں جمادات ہوں) سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا۔ جسطرح حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام تعلیم ہوئے تھے۔

ثبوت دعوائے دوم کے لئے اسیقدر دلائل پر اکتفا کرتا ہوں منصف مزاج کے لئے اسیقدر کافی۔ مولیٰ تعالےٰ ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔

ہاں اس مقام پر ایک شبہ کا ازالہ نہایت ضروری جس کو منکرین بڑے دعوے سے پیش کرتے ہیں۔ اور اپنے زعم باطل میں سمجھتے ہیں۔ کہ دنیا میں کوئی اسکا جواب نہیں دے سکتا۔ حالانکہ منکرین کے تمام شبہوں کے تسلّی بخش جوابات بالتفصیل علمائے اہلسنت سلفاً خلفاً تحریروں میں تقریروں میں دے چکے۔ مگر مثل مشہور ہے۔ مرغے کی ایک ٹانگ ہزار دفعہ نیچا دکھاؤ۔ لیکن پیٹھ جھاڑ کر پھر کھڑے ہو گئے۔ کہ دوبارہ پٹخو تو جانیں یہ ہٹ دھرمی کی عادت ان کے یہاں کے بچے بچے کی ہے۔ جسکو ان سے پالا پڑا ہے۔ وہ خوب سمجھتے ہیں۔ خیر ہم بھی اسی کے عادی ہو گئے ہیں۔ کہ تم شبہے پیش کرو۔ ہم دفع کریں۔ تم نیچا دیکھکے پھر مقابلہ کرو۔ اور ہم تمہیں پھر نیچے کریں۔

شبۂ منکرین۔ جب قرآن کریم ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کے ذرہ ذرہ کو جانتے ہیں۔ تو لازم آیا۔ کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بھی حالات سے واقف ہوں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے۔ ومنھم من لم نقصص علیک بعض نبیوں کے واقعات ہم نے تم پر بیان نہیں کئے۔ اور منافقین کے بارہ میں فرماتا ہے۔ لا تعلمھم تم منافقین کو نہیں جانتے ہو۔ ان دونوں آیتوں سے تمہارا دعوائے باطل ہوا جاتا ہے۔

جواب۔ ہمارا دعویٰ یہ ہے۔ کہ یہ تمام علوم مذکورہ قرآن شریف سے حاصل ہوئے۔ اور قرآن ایک دو آیت یا سورت کا نام نہیں۔ بلکہ سورہ الحمد سے ختم سورۂ الناس تک قرآن ہے۔ تو ان تیسوں پارے کے نازل ہونیکے بعد کوئی چیز ایسی نہیں۔ جسکا علم حضور کو نہ ہوا ہو۔ ہاں اگر کل قرآن شریف کے نازل ہونیسے پہلے اگر کسی وقت یہ کہا گیا۔ کہ بعض نبیوں کے حالات ہم نے نہیں بیان کئے۔ یا آپ منافقین کو نہیں جانتے۔ تو اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ مطلقاً حضور

کو علم ہی نہیں دیا گیا۔ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اسوقت علم نہ تھا۔ بعد میں علم عطا فرما دیا گیا۔ بہت سے انبیاء کرام کے واقعات حضور نے احادیث میں بیان فرمائے جنکا ذکر صراحتہً قرآن میں ہماری تمہاری نظروں میں نہیں۔ اور منافقین بلکہ قیامت تک کے مومنین و کافرین کا بھی علم حضور کو عطا فرمایا۔ تفسیر معالم التنزیل و تفسیر خازن میں ہے قال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی امتی فی صورہا فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یومن بی و من یکفر فبلغ ذالک المنافقین فقالوا استہزاء زعم محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیعلم من یومن بہ و من یکفر ممن لم یخلق بعد و نحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسالونی فیما بینکم و بین الساعۃ الا انباتکم بہ۔ علامہ سدی فرماتے ہیں۔ کہ سرکار دو عالم نے فرمایا۔ میری امت اپنی مٹی والی صورتوں میں مجھ پر پیش کی گئی جسطرح حضرت آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی تھی۔ اور مجھکو بتا دیا گیا۔ کہ فلاں میرے اوپر ایمان لائیگا۔ اور فلاں کفر کریگا۔ جب یہ خبر منافقین منکرین علم غیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی تو استہزاءً کہنے لگے۔ کہ لو حضور کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ میں مومن و کافر کو جانتا ہوں۔ حالانکہ ہم ان کے پاس ہیں۔ اور ہمیں نہیں جانتے۔ منافقین کے اس طعنہ کی خبر جب حضور نے پائی۔ تو آپ ممبر پر تشریف لے گئے۔ اور حمد وثنائے الٰہی کے بعد فرمایا۔ کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا جنہوں نے میرے علم میں طعنہ لگایا۔ اسوقت سے قیامت تک کی جس چیز کا سوال کرو۔ میں تم کو خبر دونگا۔ اللہ اکبر۔ اس حدیث پاک نے صاف بتا دیا۔ کہ حضور کو اس شخص کا جو ایمان لائیگا۔ اور جو کفر کریگا۔ علم عطا فرمایا گیا۔ تو لا تعلمہم سے ہمیشہ کیلئے نفی علم حال منافقین سمجھنا حدیث مذکور کے بالکل خلاف ہے۔ جس کو خدا تھوڑی سمجھ بھی عطا فرمائے۔ وہ خوب سمجھ سکتا ہے۔ ہاں جو مجنون و پاگل ہو جس کے دماغ میں مٹی بھری ہو۔ جو ابو المٹی کے خطاب سے خوش ہو کر سودائی ہو گیا ہو۔ وہ اتنی بات سمجھنے سے بھی قاصر و مجبور ہے۔ ہذا اکلہ من منیر الدین وادخال السنان و ابناء المصطفیٰ وغیرہا۔

یادرکھو ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ حضور کو ایک ہی وقت میں ایک ہی دفعہ تمام علوم عطا فرما دیئے گئے ہوں۔ بلکہ تدریجاً یہ علوم عطا ہوئے۔ جسقدر آج ہے کل اس سے زائد پرسوں اس سے زائد جو آج بات نہیں بتائی گئی۔ اس کے متعلق اگر کہدیا جائے۔ لا تعلمہم تو اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ کل بھی یہ بات نہ بتائی گئی ہوگی۔ مثال کے طور پر سمجھو۔ ایک عالم سے ایک شخص ہدایہ پڑھنے جاتا ہے۔ اور آج اس نے سبق باب الجمعہ کا پڑھا۔ استاد نے اس سے کہا۔ تم مسائل عیدین نہیں جانتے ہو تو کیا اس سے یہ ثابت ہو گا۔ کہ کبھی اس نے مسائل عیدین کو نہیں جانا۔ بلکہ مقصود یہ ہے۔ کہ آج نہیں جانتے ہو۔ لیکن جب کل پڑھو گے تو جان جاؤ گے۔ لہذا جب ھدایہ ختم کی۔ تو سب مسائل ھدایہ سے واقف ہوگیا اب اگر کوئی یہ کہے۔ کہ مولوی صاحب نے یہ فرمایا ہے۔ کہ تم عیدین کے مسائل نہیں جانتے ہو تو اس کا یہ کہنا کتنی بڑی بے وقوفی ہے۔ اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام قرآن پاک سے واقف ہونے کے بعد یہ کہیں۔ کہ حضور فلاں چیز نہیں جانتے تھے۔ کمال درجہ کی بے وقوفی اور مجنونانہ بکواس ہے۔

چیلنج:۔ تمام خالص اور گلابی دونوں قسم کے وہابی اور تمام چکڑالوی غرضیکہ جو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے منکر ہیں اور لاطائل و بے فائدہ اعتراضات کرتے ہیں۔ سب کو دعوت عام ہے۔ اجمعوا شرکائکم چھوٹے بڑے سب اکٹھے ہو کر ایک آیت قطعی الدلالۃ یا ایک حدیث یقینی الافادۃ ایسی پیش کرو۔ جس سے صاف صریح طور پر ثابت ہو۔ کہ پورا قرآن شریف کے نازل ہونے کے بعد بھی اشیاء مذکورہ ماکان ومایکون سے فلاں چیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر پوشیدہ رہی جس کا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا ان اللہ لا یھدی کید الخائنین انشاء اللہ تعالی منکر کوئی آیت یا حدیث اس قسم کی ہرگز پیش نہیں کر سکتا۔

والحمد للہ رب العالمین

الحمد للہ کہ دونوں دعووں کے ثبوت میں دلائل قرآنیہ کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ اب انشاء اللہ تعالی احادیث پاک سے علم غیب کا ثبوت پیش کیا جائے گا۔ اس کے

بعد جو شبہات کہ منکرین احادیث سے نفی علم غیب محمد رسول اللہ میں پیش کرتے ہیں۔ اُن کے بھی مفصل دندان شکن جوابات دیئے جائیں گے۔ منتظر ہیں ناظرین رسالہ اہلسنت وجماعت "مظہر حق" خدا سے دعا فرمائیں۔ کہ میں مضمون لکھنے پر مستعد ہوں اور آپ اس کے پڑھنے پر۔ اگر محنت میں نے کی اور آپ نے نہ خود پڑھا نہ دوسروں کو سنایا تو میری محنت ٹھکانے نہ لگی۔ یہ رسالہ مذہبی نظر سے اگر مفید ہے۔ اور دین کے مستحکم ہونے کی صورت اس سے ظاہر ہے۔ تو اس کی اشاعت میں کوشش فرمایئے۔ اور اپنے احباب کو خود کہہ سنکر اس کا خریدار بنایئے۔ اور بذریعہ منی آرڈر چندہ سالانہ ارسال فرما کر ثواب دارین حاصل کیجیئے۔ خدا تعالیٰ ہم کو آپ کو دونوں کو خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلّم۔

بے مثل بشریت

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ انبیاء کرام علیہم السلام بشر ہیں یا نہیں۔ اور بشر بھی ہیں تو ہماری مثل یا بیمثل بشر ہیں۔ ایک شخص جو معمولی اردو فارسی پڑھا ہوا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ حضور اکرم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ہماری طرح اور ہمارے مثل ہیں۔ اور اپنے اس قول کے دلیل میں آیہ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم الہ واحد پیش کرتا ہے۔ آیا اس آیت کا یہی مطلب ہے یا اور کچھ ہے۔ اور حضور کو اپنے مثل بشر کہہ سکتے ہیں یا نہیں تفاسیر واحادیث سے جواب تحریر فرمایئے۔

المستفتی محمد زکریا طالب علم مدرسہ منظر حق

واقعہ قصبہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وھو الملھم للصواب

الجواب

الحمد للہ الصمد الالہ الذی لا شریک لہ ولا ندلہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ وحبیبہ الذی لا مثل لہ ولا نظیر لہ وعلی الہ واصحابہ الذین شیدوا دینہ واوضحوا سبلہ

امابعد۔ وہ خالق کائنات بدیع الارض والسموات عزت، حکمتہ جلت قدرتہ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ وماخلقت الجن والانس الالیعبدون میں نے جنات وانسان کو پیدا نہیں فرمایا۔ مگر اسواسطے کہ وہ میری عبادت کریں۔

اس حکیم مطلق کی جانب سے ہمارے واسطے یہ ایک فرض مقرر کیا جاتا ہے ہم پر لازم و فرض ہے۔ کہ اپنے اس مالک و مولی کے اس فرض کو ادا کریں۔ تاکہ ہم نافرمان بندے نہ کہلائیں۔ اس معبود حقیقی کی عبادت ادا کرنا اور اس کے تمام حقوق و شرائط کی اس طرح پابندی کرنا کہ جس سے ہم کو بہتر فائدہ ہو۔ اور وہ مرضی خدا کا سبب بنکر ہمارے لئے سبب نجات اور باعث فلاح دارین ہو۔ ایک امر مہتم بالشان ہے۔ کہ ہم عقل سے دریافت نہیں کرسکتے۔ ہم خود نہیں سمجھ سکتے۔ کہ یہ طریق عبادت درست ہے اور یہ نادرست۔ ہماری عقلیں کوتاہ ہماری سمجھیں ناقص وما اوتیتم من العلم الا قلیلا جن لوگوں نے اس کی عبادت ومعرفت کی راہ طے کرنے میں اپنے عقل کو رہبر بنایا۔ انہوں نے ٹھوکریں کھائیں گمراہ ہوئے۔ کسی نے آتش کو پوجا کسی نے حجر کو کسی نے آفتاب کو کسی نے شجر کو فلاسفہ یونان یوں ہی گمراہ ہوئے کہ اپنے مرکب عقل پر سوار ہوکر میدان معرفت الٰہی طے کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ قطاع الطریق شیاطین نے اُن کے مرکب کی باگ راہ حق سے باطل کی طرف پھیردی۔ اور وہ اپنے مقصد میں ناکامیاب رہے۔ علاوہ بریں عقول مختلف کسی کی عقل کچھ کہتی ہے کسی کی کچھ کسی وقت کچھ کہتی ہے کسی وقت کچھ ایسے اختلاف وتناقص کے ہوتے ہوئے کسی کی عقل اسی کی رہبری نہیں کرسکتی۔ چہ جائکہ غیر کی ثابت ہوا کہ عقل کی رہبری ناقص اور ہم کو منزل

مقصود تک پہونچانے کے لئے کافی نہیں۔

ہماری مجبوری چاہتی ہے۔ کہ وہ مالک و مولی جل وعلی ہم کو خود طریق عبادت و معرفت کی تعلیم فرمائی۔ اور اس کی اس تعلیم کے روبرو اپنا سر نیاز خم کریں۔ عقل سے کام نہ لیں۔ لیکن وہ رب بے نیاز نہائت علوین ہم انتہا سفل ہیں وہ نور مجرد ہم مادی وہ قدیم ہم حادث ہم بلا واسطہ و وسیلہ اس سے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ وابتغوا الیہ الوسیلۃ اس دعوے پر شاہد صادق

لہذا ہم کو ایسے وسائل و وسائط کی ضرورت ہے جن کا تعلق و ربط اس درگاہ بے نیاز سے بھی ہو۔ اور ہم نیاز مندوں سے بھی ان کا ہر کلام فرمان خدا ہو اُن کی عقلیں اس کی طرف سے موید ہوں۔ ہزار ہزار شکر ہے اُس رؤف و رحیم کا کہ جس نے عالم انسانی کی ہدائت و رہنمائی کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور ان کو ہمارے لئے بہتر وسیلہ بنایا۔ ہماری زبانوں میں اسقدر طاقت نہیں کہ اس کا شکر ادا کریں۔ اس کا بے غائت و بے نہائت فضل و کرم ہے۔ کہ اس نے انبیاء کرام علیہم السلام کا باطن صفات ملکوتیہ سے متصف فرمایا۔ تاکہ وہ درگاہ قدس سے تعلیم پاویں۔ ان کا ظاہر اس عالم میں لباس بشریت سے مزین فرمایا۔ کہ اُن سے ہم بآسانی تعلیم حاصل کریں۔

ملا علی قاری علیہ رحمتہ اللہ الباری ضوء المعالی شرح قصیدہ بدء الامالی مطبوعہ مصر میں فرماتے ہیں :-

ثم اعلم ان اللہ تعالی لما خلق الجنۃ لاولیائہ والنار لاعدائہ ولیس فی عقول الناس امکان مایجب علیہم علما و عملا الا بتعلیمہ سبحانہ کرما و فضلا ولا مناسبۃ بین ماخلق من التراب و رب الارباب فاقتضت حکمتہ ان یرسل رسلا مبشرین و منذرین لتحقیق السبل لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل فیکونون وسائط بین الحق و الخلق ممکن نہیں کہ عقول انسانیہ اپنے فرائض علمیہ و عملیہ خود دریافت کرلیں جب تک وہ سبحانہ و تعالی اپنا فضل و کرم فرماتے ہوئے خود تعلیم نہ فرمائے۔ لیکن

اس پتلہ خاک کو اس رب الارباب سے کوئی نسبت نہیں۔ جو بلا واسطہ اس کی تعلیم ہم تک پہونچے۔ لہذا اس نے اپنے حکمت بالغہ سے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ تاکہ وہ حق جل مجدہ اور اس کی خلق کے درمیان وسیلہ و واسطہ ہوں۔

علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کتاب شفا فی حقوق المصطفےٰ میں فرماتے ہیں:۔

فالانبیاء والرسل وسائط بین اللہ تعالیٰ و بین خلقه یبلغونهم اوامرہ ونواهیه ووعدہ ووعیدہ ولعرفونهم بما لا یعلمون من امرہ وخلقه وجلاله وسلطانه وجبروته وملکوته۔ فظواهرهم واجسادهم وبنیتهم متصفة باوصاف البشر طاری علیها ما یطرؤ علی البشر من الاعراض والاسقام والموت والفناء ونعوت الانسانیة وارواحهم وبواطنهم متصفة باعلی من اوصاف البشر متعلقة بالملاء الاعلی متشبهة بصفات الملائکة سلیمة من التغیر والافات ولا یلحقها غالباً عجز البشریة ولا ضعف الانسانیة

انبیاء ورسل حق تعالیٰ اور خلق کے درمیان وسائط وسائل ہیں۔ کہ اس کے اوامر و نواہی وعدو وعید ان تک پہنچائیں۔ اس کا جلال و جبروت سلطان و ملکوت امر و خلق جو کچھ ہم نہیں جانتے وہ ہم کو بتائیں۔ اسی لئے ان انبیاء کرام علیہم السلام کے ظواہر و اجسام اوصاف بشریت سے متصف فرمائے۔ اور ممکن ہے کہ ان کے اجسام پر عوارض و اسقام طاری ہوں۔ ان کے بواطن وارواح نعوت ملکیہ سے مزین فرمائے۔ اور غیر ممکن ہے کہ ان کے ارواح پر تغیرات و آفات جاری ہوں۔ آگے چل کر فرماتے ہیں۔ فجعلوا من جهة الاجسام والظواهر مع البشر ومن جهة الارواح والبواطن مع الملائکة انبیاء کرام علیہم السلام بلحاظ اجسام و ظواہر بشر کے ساتھ ہیں۔ اور بلحاظ ارواح و بواطن فرشتوں کے ساتھ یہاں تک تو صرف جواز و امکان و طریان صفات بشریہ تھا اب آگے چلکر فرماتے ہیں۔ والنبی وانکان من البشر ویجوز علی جبلته ما یجوز علی

جبلة البشر فقد قامت البراهين القطعية وتمت كلمة الاجماع على خروجه عنهم وتنزيهه عن كثير من الافات التى تقع على الاختيار وعلى غير الاختيار۔ اگرچہ انبیاء کرام کے ظواہر و اجسام پر وہ چیزیں طاری ہوسکتی ہیں جو اور بشر پر لیکن براہین قطعیہ قائم ہو چکیں۔ اجماع منعقد ہولیا۔ کہ تمام انبیاء کرام جنس بشر سے بالکل علیحدہ اور وہ بہت سے آفات اختیاریہ و غیر اختیاریہ سے مبرا و منزہ عصر کلام و عطر تحقیق یہ ہے۔ کہ انبیاء کرام علیہم السلام خلق خدا میں بہتر مخلوق ہیں۔ اپنی بہت سے حالتوں میں نوع انسانی سے جدا اپنی صفات میں عالم انسانی میں بے مثل و بے نظیر افضل و اعلیٰ

وہ تجلی ذات الٰہی کے پرتو اول موجودات عالم کی ہستی اکمل۔ وہ دریائے وحدت کے موج اولین جن کے فرق مبارک پر رسالت کا تاج زریں۔ وہ آسمان نبوت کے منور چاند جن کے روبرو انوار عالم ماند۔ وہ اولاد آدم کے سید و سردار جماعت انبیاء و رسل کے تاجدار وہ جن کو مرتبہ محبوبیت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا وانا حبیب اللہ ولا فخر جس پر شاہد مراتب عالیہ رفیعہ عطا فرمائے۔ ورفع بعضھم درجٰت جس کا گواہ عالم بشری کے ایک بشر ہیں۔ لیکن ہم جیسے نہیں وہ دنیائے انسانی کے ایک انسان ہیں۔ مگر ہماری طرح نہیں۔ وہ مخلوق الٰہی کے بے مثل مخلوق ہیں عباد خدا میں بے نظیر عبد ہیں۔ ایمان شہادت دیتا ہے۔ کہ خداوند عالم جل و علیٰ اپنی خدائی میں واحد و یکتا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ساری خدائی میں بے مثل و بے ہمتا۔ خدا کا خالقیت و معبودیت میں کوئی شریک نہیں حضور کا مخلوقیت و عبدیت میں کوئی نظیر نہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فیصلہ فرمایا۔ للہ درہ

لا یمکن الثناء کما کان حقہ — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جنکا قلب نور ایمان سے روشن ہے۔ جن کا حجرۂ دماغ عقل کے روشن چراغ سے منور ہے۔ ان کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ حضور سید یوم النشور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام بشر ہیں۔ جن و ملک نہیں۔ مگر ان کی بشریت ہماری بشریت کی طرح نہیں وہ اپنی بشریت میں بے مثل و بے نظیر ہیں۔

(باقی دارد)

سویا ہوا فتنہ کس نے جگایا

جناب مولوی حکیم عبدالحق صاحب امرتسری اپنے اخبار مجریہ ۲۴ر جولائی ۱۹۳۳ء ٹائٹل ص۱ میں لکھتے ہیں۔ حضرات آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ امرتسر میں اس سے پہلے حنفی وہابی کے جھگڑے بہت دیر تک ہوتے رہے۔ آگے لکھتے ہیں۔ اس اثناء میں مرزائیوں کا فتنہ اٹھا جس میں فریقین نے متفقہ طور پر انکا مقابلہ کیا۔ اور حنفی وہابی کا جھگڑا جاتا رہا۔ اب کچھ عرصہ سے مولوی محمد حسن صاحب ملازم مدرسہ نعمانیہ نے مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی سے بیعت کی جس سے علماء دیوبند کے خیالات کا امرتسر میں اظہار ہونے لگا۔ تو پرانا فتنہ سویا حنفی وہابی کا پھر جاگ اوٹھا۔ امرتسر میں بریلویوں نے مولوی عبدالحفیظ صاحب کو بلاکر مسجد سکندر خاں مرحوم میں مقرر کیا۔ ان کلمات میں چند امور قابل غور ہیں نمبر ۱۔ امرتسر میں حنفی وہابی کا فتنہ بند ہوگیا تھا۔ مولوی محمد حسن صاحب نے مولوی اشرف علی سے مرید ہوکر عقائد دیوبندیہ پھیلائے جس سے فتنہ حنفی وہابی کا جاگ اٹھا۔ یعنی بانی اس فتنہ کے مولوی محمد حسن صاحب ہیں۔ نمبر ۲ عقائد دیوبندیہ کے اظہار کو حنفی وہابی کا فتنہ بنایا۔ معلوم ہوا کہ علماء دیوبند بھی عقائد میں وہابی ہیں۔ چنانچہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی استاد و پیشوائے حضرات علمائے دیوبند فتاوی رشیدیہ ج ۲ ص۲۱ میں لکھتے ہیں۔ عقائد میں سب متحد مقلد غیر مقلد ہیں۔ البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔ اسی واسطے وہابیوں کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان جس پر وہابیت کا دار ومدار ہے۔ اور تمام وہابی اسکو تسلیم کرتے ہیں۔ اس کے متعلق فتاوی رشیدیہ ص۴۲ ج۱ میں ہے۔ بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں۔ اور اگر کتاب (تقویۃ الایمان) کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے تو وہ مبتدع فاسق ہے ص۱۲۲ میں ہے۔ اسکا (تقویۃ الایمان) رکھنا پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ ثابت ہوا۔ کہ تمام علمائے دیوبند تقویۃ الایمان ہی کے عقائد رکھتے ہیں اور اس میں وہابیوں کے متحد ہیں۔ اگرچہ نماز روزہ وغیرہ کے مسائل میں مختلف ہوں نمبر ۳ جب مولوی محمد حسن صاحب کے دیوبندی عقائد کے اظہار سے فتنہ جاگا۔ تو

اہلسنت وجماعت نے اپنے عقائد کی حفاظت کیلئے اور اس فتنہ کے فرو کرنے کیلئے حضرت مولانا ابوالاسد مدظلہٗ کو بلوایا۔ الحمد للہ کہ حضرت مولانا باحسن صورت صبح وشام کے درس میں عقائد اہلسنت کو نہائت تحقیق کے ساتھ بیان فرماتے ہیں جس سے ایمانی قلوب میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ کہ مولانا دوسروں پر حملہ کرتے ہیں۔ میں پابندی سے جاتا ہوں لیکن کبھی میں نے حملہ کرتے ہوئے نہیں سنا۔ اور اگر عقائد کے دونوں رخوں کا ذکر کرنا حملہ ہے۔ تو دنیا میں کوئی اس سے محفوظ نہیں۔ اور یہ شرعاً عقلاً کوئی امر قبیح نہیں۔ نمبر ۴۔ عبارت بالا سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے۔ کہ عقائد علمائے دیوبند جس کا اظہار مولوی محمد حسن صاحب کرتے ہیں۔ اور عقائد اہلسنت جن کا اظہار مولانا ابوالاسد صاحب کرتے ہیں۔ دونوں مختلف ہیں۔ اور اہلسنت کا یہ بھی دعویٰ ہے۔ کہ عقائد علمائے دیوبند اور علمائے وہابیہ ایک ہیں۔ لہذا ہم حضرت مولانا ابوالاسد صاحب سے درخواست کریں گے۔ کہ رسالہ مظہر حق میں ایک مضمون ایسا بھی ہو جس سے عقائد علمائے دیوبند اور علمائے وہابیہ کا اتحاد ثابت ہو۔ تاکہ اس معاملہ میں ہماری کافی تسلی ہو جائے۔ اور علمائے دیوبند اور علمائے اہلسنت میں جو فرق معلوم ہو جائے

نیازمند احمد سعید عفی عنہ امرتسری

اگر آپ عقائد دیوبندیہ وعقائد وہابیہ کا ایک ہونا معلوم کرنا چاہتے ہیں تو رسالہ تردید عقائد نجدیہ دیوبندیہ جسمیں فاضل اجل حضرت علامہ مولانا محمد عالم صاحب امرتسری کا ضمیمہ بھی ہے ملاحظہ فرمائیں جس میں ۲۵ طرح دونوں کے عقائد کا اتحاد ثابت کیا گیا ہے۔ اور فقیر بھی انشاءاللہ تعالےٰ رسالہ مظہر حق میں گاہے گاہے اس قسم کا مضمون تحریر کرتا رہیگا۔ مگر مولوی ابوتراب صاحب کا حنفی وہابی کا تنازع قرار دیکر بے موقعہ وبے فائدہ مولوی محمد حسن صاحب پر حملہ آور ہونا مناسب نہیں۔ (ایڈیٹر)

ضروری اطلاع

چونکہ ماہوار رسالہ بنام تبلیغ الاحناف بچند وجوہ بند کر دیا گیا۔ حضرت مولانا ابوالاسد مدظلہ العالی صد مدرس دار الفقہ و الحدیث شعبہ تعلیم و تدریس انجمن تبلیغ الاحناف امرتسر نے دوسرا رسالہ بنام مظہر حق اپنی ملکیت و ادارت سے جاری فرمایا۔ اسلئے تمام چندہ سالانہ جو دفتر رسالہ تبلیغ الاحناف کے پتہ سے خریداران نے ارسال فرمایا اسکا حساب حضرت مولانا مدظلہ کو دیدیا گیا۔ آئندہ خط و کتابت و ترسیل زر حضرت مولانا کے پتہ سے ہونی چاہیئے۔

اسمائے گرامی حضرات خریداران جن کا چندہ سالانہ بنام تبلیغ الاحناف امرتسر وصول ہو کر مولانا صاحب کو دیا گیا۔

(۱) جناب حافظ فرزند علی صاحب ٹانڈہ
(۲) مولانا عبدالعزیز صاحب ″
(۳) ″ منیرالدین صاحب ″
(۴) ″ محمد یعقوب صاحب ″
(۵) ″ عبدالجبار صاحب ″
(۶) ″ محمد اسحاق صاحب ″
(۷) جناب کرامت خانصاحب ″
(۸) حاجی نور احمد صاحب قصور
(۹) مولوی محمد الدین صاحب گجرات
(۱۰) مولانا عبدالکریم صاحب اجین
(۱۱) قاضی فضل الرحمن صاحب نروانہ
(۱۲) مولوی وزارت رسول صاحب رٹی گنج
(۱۳) حاجی علاؤالدین صاحب بمبئی۔
(۱۴) مولانا جمیل احمد صاحب ″
(۱۵) جناب مولوی محمد یحییٰ صاحب آنول
(۱۶) ″ حافظ علی بخش صاحب ″
(۱۷) شاہ عبید اللہ صاحب فریدکوٹ
(۱۸) جناب محمود شریف صاحب سیسویہ
(۱۹) جناب حافظ فضل الٰہی صاحب گجرات
(۲۰) حکیم دلبر حسن صاحب پٹیالہ

(۲۱) جناب محمد عبدالصادق خانصاحب پٹیالہ
(۲۲) سید محمد نادر شاہ پٹیالہ
(۲۳) شوکت حسین صاحب پٹیالہ
(۲۴) شیخ محمد حسن صاحب ″
(۲۵) حکیم عنایت اللہ صاحب جیھو والی
(۲۶) شیخ محمد شریف صاحب ″
(۲۷) محمد لطیف صاحب امرتسر
(۲۸) حاجی محمد سلطان صاحب امرتسر
(۲۹) حاجی مولوی غلام قادر صاحب شکارپور
(۳۰) راجہ بدرالدین صاحب امرتسر

نیازمند حسین بخش نائب سکرٹری
انجمن تبلیغ الاحناف امرتسر

اسمائے گرامی ان حضرات کے جنہوں نے رسالہ مظہر حق امرتسر کی سرپرستی فرما کر اپنا اپنا سالانہ چندہ مبلغ عہ عنایت فرمایا

(۱) مولوی ابو صالح عبدالغنی صاحب فاضلکا
(۲) مولانا سید احمد حسن صاحب فانو اور کن
(۳) مولوی محمد فاضل صاحب کوہاٹ
(۴) فقیر اسد رکھا صاحب ہردوروال
(۵) چوہدری دین محمد امرتسر

(۶) مولوی احمد سعید صاحب امرتسر
(۷) جناب محمد ابراہیم صاحب گنباں
(۸) ″ محبت علی صاحب ٹرپٹی
(۹) ″ حبیب اللہ صاحب امرتسر
(۱۰) ″ سید نبی شاہ صاحب ″
(۱۱) ″ احمد سعید صاحب ″
(۱۲) مولوی احمد الدین صاحب ″
(۱۳) چوہدری عبدالعزیز صاحب ″
(۱۴) جناب حاجی صوفی محمد حیات صاحب ″
(۱۵) ″ ″ عبدالعزیز صاحب ″

تمام معاونین کرام کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے

نیازمند
منیجر رسالہ "مظہر حق" امرتسر

یہ ٹریکٹ ضرور دیکھئے

نمبر اول مولوی ثناء اللہ ستمداد اولیاء اللہ کے قائل ہو گئے۔ نمبر ۲۔ مولانا ابوالکلام اور شیر پنجاب کا مسئلہ علم غیب میں عجیب مکالمہ (نمبر ۳) پنڈت ثناء اللہ کی کافرانہ کیمیا اور اسکی گرفتاری کوسنی حنفی سپاہیوں کا جتھا۔